اکثر پوچھے جانیوالے سوالات:

سوال 1۔ شکایت کہاں درج کروائی جائے؟

جواب۔ شکایت اینٹی کرپشن اسٹیبلشمنٹ کے ڈائریکٹوریٹ، ریجنل دفاتر اور اضلاع میں موجود ڈپٹی ڈائریکٹر حضرات کے دفاتر میں جمع کروائی جا سکتی ہے۔

سوال 2۔ اینٹی کرپشن اسٹیبلشمنٹ میں شکایت کے اندراج کا طریقہ کار کیا ہے اور اس کی فائل کس طرح تیار کی جائے؟

جواب۔ شکایت تحریری طور پر پر دینا لازم ہے جس کے ساتھ ایک عدد بیان حلفی بھی شامل ہو جس میں شکایت کے مندرجات تحریر ہوں۔ اسکے ہمراہ شکایت کنندہ کے قومی شناختی کارڈ کی ایک عدد نقل، دیگر معلومات اور رہائشی پتہ شامل ہو۔ مدعی اپنی شکایت بذریعہ ڈاک یا از خود جمع کروا سکتا ہے۔

سوال 3۔ شکایت پر عمل درآمد میں عموماً کتنا وقت درکار ہوتا ہے؟

جواب۔ عام طور پر ایک شکایت کو ایک ہفتے کی مدت میں نمٹا دیا جاتا ہے۔ اسکے بعد ایک انکوائری شروع کی جاتی ہے جس کے تحت شکایت کی سچائی کا جائزہ لیا جاتا ہے تا کہ جانچ پڑتال کے اس مرحلے میں اگر شکایت کنندہ کی جانب سے فراہم کردہ مواد کافی ہو تو قانون کے مطابق کاروائی کو آگے بڑھایا جا سکے۔

سوال 4۔ مقدمے کے اندراج کا طریقہ کار کیا ہے؟

جواب۔ اگر انکوائری آفیسر کی جانب سے کی جانیوالی انکوائری معقول قرار پائے اور مقدمے کے اندراج کی سفارش پر منتج ہو تو فیصلہ ساز اتھارٹی معاملے کا احوال سامنے رکھتے ہوئے مقدمے کے اندراج کا حکم دیتی ہے۔

سوال 5۔ مقدمے کے اخراج کا طریقہ کار کیا ہے؟

جواب۔ تفتیش کے اختتام اور مقدمے کی جانچ پڑتال کے دوران اگر الزامات ثابت نہ ہو پائیں تو مجاز اتھارٹی کے حکم کے تحت اور ضروری قانونی جانچ پڑتال اور کاروائی کے بعد مقدمہ خارج کر دیا جاتا ہے۔

سوال 6۔ محکمانہ کاروائی کا طریقہ کار کیا ہے؟

جواب۔ متعلقہ آفیسر کی جانب سے شکایت کی سماعت، انکوائری کے اجراء یا مقدمہ کی تفتیش کے دوران اگر یہ معلوم ہو کہ کوئی مجرمانہ کاروائی عمل میں نہیں تو نہیں لائی گئی لیکن متعلقہ سرکاری اہلکار کے خلاف اتنا کافی مواد ریکارڈ میں موجود پایا گیا ہے جس کے تحت اس سرکاری اہلکار کا متعلقہ محکمہ اس پر مزید کاروائی کر سکتا ہے تو اینٹی کرپشن اسٹیبلشمنٹ اس سرکاری اہلکار کے خلاف محکمانہ کاروائی کے لیے متعلقہ سرکاری محکمے سے رجوع کرے گی۔ (بشرطیکہ معاملہ زیر بحث میں کوئی سرکاری نقصان سامنے نہ آیا ہو اور صرف قواعد کی خلاف ورزی کا ارتکاب کیا گیا ہو)۔

سوال 7۔ گرفتاری کب عمل میں لائی جاتی ہے؟

جواب۔ دوران تفتیش اگر الزام علیہ سرکاری ملازم کی گرفتاری ناگزیر قرار پاتی ہے تو متعلقہ اتھارٹی سے اجازت لے کر اسے

گرفتار کیا جا سکتا ہے۔ لیکن ''چھاپے'' کے نتیجے میں گرفتار سرکاری ملازم کے معاملے میں ایسی کسی پیشگی اجازت کی ضرورت نہیں ہوتی۔

سوال 8۔ مقامی پولیس کی جانب سے کی گئی گرفتاری اس سے کیسے مختلف ہوتی ہے؟

جواب۔ مقامی پولیس مطلوبہ ضروری شواہد کی دستیابی کے بعد مقدمہ درج کر کے کسی شخص کو گرفتار کر سکتی ہے۔ تاہم 154 Cr.PC کے تحت مقامی پولیس مقدمے کے اندراج سے قبل انکوائری کرنے کی مجاز نہیں۔

سوال 9۔ ابتدائی انکوائری کو حذف کیے بغیر کیا مقدمہ کا اندراج براہِ راست کیا جا سکتا ہے؟

جواب۔ چھاپے میں ابتدائی انکوائری کی ضرورت پیش نہیں آتی۔

سوال 10۔ اسکیل 16 اور اس سے اعلیٰ اسکیل کے حامل سرکاری اہلکاروں پر مقدمے کا فیصلہ کرنے والی مجاز اتھارٹی کون سی ہے؟

جواب۔ درج ذیل مجاز اتھارٹی مقدمے کے اخراج یا محکمانہ کاروائی کا فیصلہ کرتی ہیں:

i۔ گریڈ 17 کے سرکاری ملازمین کے ملوث ہونے کی صورت میں ڈائریکٹرز

ii۔ گریڈ 18 کے سرکاری ملازمین کے ملوث ہونے کی صورت میں ڈائریکٹر جنرل

iii۔ گریڈ 19 اور 20 کے حامل سرکاری افسران کی صورت میں چیف سیکرٹری (ماسوائے ڈپٹی کمشنر یا انتظامی افسران)

سوال 11۔ Ex-Officio ڈپٹی ڈائریکٹر اور ڈائریکٹر صاحبان کا دائرہ اختیار کیا ہے؟

جواب۔ Ex-Officio ڈپٹی ڈائریکٹر کا دائرہ اختیار تعیناتی کا ضلع ہے جبکہ Ex-Officio ڈائریکٹر کا دائرہِ اختیار اسکے اپنے محکمے اور اس سے منسلک محکمہ جات تک محدود ہے۔

سوال 12۔ چھاپہ کیسے عمل میں لایا جاتا ہے؟

جواب۔ شکایت موصول ہونے پر اگر کسی سرکاری ملازم کے ایک ''طے شدہ'' ارتکاب جرم میں رنگے ہاتھوں گرفتار ہونا ممکن دکھائی دے تو ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج کی جانب سے مقرر کردہ جوڈیشل مجسٹریٹ کی نگرانی میں چھاپہ مارا جاتا ہے۔

سوال 13۔ اینٹی کرپشن کے قانونی افسر کے فیصلے یا حکم پر نظر ثانی کا اختیار کسے حاصل ہے؟

جواب۔ i۔ ڈائریکٹر جنرل اس پر سوموٹو لے سکتا ہے۔ یا پھر اپنی تسلی کی خاطر قانون نمبر 15 کے ذیلی قانون نمبر 2 کی شق نمبر A کے تحت ایڈیشنل ڈائریکٹر جنرل اور انہی قوانین کے تحت سابق ایڈیشنل ڈی جی اور سابق ڈپٹی ڈائریکٹر حضرات سے انکے کیے گئے فیصلے کی درستگی یا جواز کی بابت کسی بھی انکوائری یا کیس کی درستگی یا جواز کی بابت اسکا ریکارڈ طلب کر سکتا ہے اور ایسے ہر معاملے میں زیر جائزہ فیصلے کی تائید کر سکتا ہے۔

ii۔ چیف سیکرٹری کو بھی سوموٹو کا اختیار حاصل ہے اور وہ بھی ڈائریکٹر جنرل سے موجود قوانین اور قانون نمبر 15 کے ذیلی قانون نمبر 2 کی شق نمبر A کے تحت انکے کیے گئے کسی فیصلے کی درستگی یا جواز کی بابت کسی بھی مقدمے یا انکوائری کا ریکارڈ طلب کر سکتا ہے۔ اور ایسے ہر معاملے میں زیر جائزہ فیصلے کی تائید کر سکتا ہے۔

iii۔ وزیر اعلیٰ بھی سوموٹو لے سکتا ہے اور موجودہ قوانین اور قانون نمبر 15 کے ذیلی قانون نمبر 2 کی شق نمبر A کے تحت انکے کیے گئے کسی فیصلے کی درستگی یا جواز کی بابت کسی بھی جاری یا تکمیل شدہ انکوائری کا ریکارڈ طلب کرسکتا ہے۔ اور ایسے ہر معاملے میں زیر جائزہ فیصلے کی تائید کرسکتا ہے۔

سوال 14۔ اسٹیبلشمنٹ کا انتظامی سربراہ کون ہے؟

جواب۔ فی الوقت اینٹی کرپشن اسٹیبلشمنٹ چیف سیکرٹری پنجاب کے ماتحت چل رہی ہے۔

سوال 15۔ ایک ایجنسی کے طور پر کیا اینٹی کرپشن اسٹیبلشمنٹ نیب کے مقدمات کی تفتیش کی ذمہ داری بھی رکھتی ہے؟

جواب۔ نیب اپنے مقدمات اور ریفرنسوں کی تفتیش کی بابت اینٹی کرپشن اسٹیبلشمنٹ کی خدمات حاصل کرسکتی ہے۔

سوال 16۔ اینٹی کرپشن اسٹیبلشمنٹ NAB کے ہی قوانین کو اختیار کیوں نہیں کرتی؟

جواب۔ اینٹی کرپشن اسٹیبلشمنٹ ایک صوبائی ایجنسی ہے اور صوبائی ملازمین سے متعلقہ انکوائریاں اور مقدمات کے لیے اسکے اپنے قوانین یا اصول ہیں۔

سوال 17۔ اینٹی کرپشن اسٹیبلشمنٹ کے کام میں درپیش مشکلات یا رکاوٹیں کیا ہیں؟

جواب۔ اینٹی کرپشن اسٹیبلشمنٹ کو نیب کے مقابلے میں نہایت قلیل افرادی قوت اور مالی و مادی وسائل کا سامنا ہے۔ جسکے سبب اسکی کارکردگی اور نتائج میں کمی واقع ہو رہی ہے۔ نیب، عدلیہ اور پولیس کے برعکس اینٹی کرپشن کے افسران زیادہ تر Deputation یا اضافی معاونت کی بنیاد پر تعینات ہوتے ہیں اور اینٹی کرپشن کے طریقہِ کار سے آگاہی اور اسکے تجربہ کے حصول کے بعد عموماً انکا تبادلہ دیگر محکمہ جات میں کردیا جاتا ہے۔ مزید برآں اسکی تنخواہیں، الاؤنسز، گاڑیاں اور دیگر آلات کار بھی پنجاب پولیس، عدلیہ اور نیب کے مساوی نہیں ہیں۔